لبنتين فهو سجود حقيقي فيكون راكعاً ساجداً لا مؤمياً – إلى قوله – وإن لم يكن الموضوع كذلك يكون مؤمياً – إلى قوله – بل يظهر لي أنه لو كان قادراً علىٰ وضع شيء على الأرض مما يصح السجود عليه أنه يلزمه ذلك، لأنه قادر على الركوع والسجود حقيقة ولا يصح الإيماء بهما مع القدرة عليهما. (شامي زكريا ۲/۵٦۹، بيروت ۲/٤۹۷، عالمگيری ۱/۱۳٦، البحر الرائق زكريا ۲/۱۰۲)

عن جابر بن عبد اللّٰه رضي اللّٰه عنه أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم عاد مريضا، فرآه يصلي على وسادة فأخذها فرمي بها فأخذ عودا ليصلي عليه فأخذه فرمي به وقال: صل على الأرض إن استطعت و إلا فأوم إيماء و اجعل سجودک اخفض من ركوعک. (معرفة السنن والآثار للبيهقي، الصلاة، باب صلاة المريض ۲/۱٤۰ رقم ۱۰۷۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ: احقر محمد سلمان منصورپوری غفرلہ ۱۴۳۱/۸/۹ھ
الجواب صحیح: شبیر احمد عفا اللہ عنہ

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا؟

سوال (۱۳۴۴):- کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: ایک شخص قاضی عبدالماجد نامی محلہ شوکت باغ کی مسجد میں نماز پنج گانہ ادا کرتے ہیں، کچھ عرصہ سے پیروں اور گھٹنوں میں تکلیف وضعف کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں، کچھ لوگوں کو شدید اعتراض ہوتا ہے کہ ایک طرف کو کرسی ڈال کر نماز پڑھتے ہیں، اور اس کے لیے کبھی امام پر دباؤ ڈالا جاتا ہے اور کبھی ایک دو لوگ آپس میں کچھ کا کچھ مشورہ کرتے ہیں، کبھی سارے نمازیوں کے سامنے ٹوک دیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے ذلت محسوس ہوتی ہے، جب کہ تمام معترض قصداً بالخصوص فجر اور عشاء میں غائب ہوتے، ہیں یہی نہیں بلکہ مؤذن وامام یا معلم سے کبھی تمیز سے بات چیت نہیں کرتے، وغیرہ مؤدبانہ درخواست ہے کہ اس کا جو ٹھیک حل شرعاً ہوسکتا ہے وہ تحریر فرمادیں؟

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وباللہ التوفیق: اولاً یہ جاننا چاہیے کہ جو شخص زمین پر بیٹھ کر کسی بھی طرح نماز پڑھ سکتا ہے اس کے لیے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا درست نہیں ہے، البتہ اگر کوئی شخص ایسا معذور ہو کہ وہ نیچے بیٹھ ہی نہ پائے تو اس کے لئے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی گنجائش ہوگی اور بہتر یہ ہے کہ ایسا شخص مسجد میں نماز پڑھتے وقت صف کے کنارے پر کرسی رکھے لیکن اگر تکبیر شروع ہونے پر صف پوری نہ ہوئی ہو تو ایسی صورت میں وہ جہاں تک صف پہنچے وہیں پر کرسی رکھ کر نماز پڑھ سکتا ہے اور بعد میں آنے والے لوگ اس کے برابر میں کھڑے ہوتے چلے جائیں گے اس بارے میں بلاوجہ بحث بازی مناسب نہیں ہے۔ (مستفاد: چند اہم عصری مسائل ١٢٩)

وإن عجز عن القيام وقدر على القعود فإنه يصلي المكتوبة قاعدا بركوع وسجود ولا يجزيه غير ذلك. (الفتاوى التاتارخانية ٢/٦٦٧ رقم: ٣٥٣٥ زكريا)

عن عمران بن حصين رضي الله عنه قال: كان بي الناصور، فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فقال: صل قائماً، فإن لم تستطع فقاعداً، فإن لم تستطع فعلى جنب. (سنن أبي داؤد، الصلاة، باب صلاة القاعد ١/١٤٤)

من تعذر عليه القيام لمرض ...... أو خاف زيادته ...... أو وجد لقيامه ألما شديدا ...... صلى قاعدا ...... كيف شاء أي كيف تيسر له بغير ضرر من تربع أو غيره. (الدر المختار مع الرد المحتار، الصلاة / باب صلاة المريض ٢/٥٦٥-٥٦٦ زكريا)

إذا عجز المريض عن القيام صلى قاعدا يركع ويسجد كذا في الهداية ...... ثم إذا صلى المريض قاعدا كيف يقعد؟ الأصح أن يقعد كيف يتيسر عليه...... وإذا لم يقدر على القعود مستويا وقدر متكئا أو مستندا إلى حائط أو أنسان يجب أن يصلي متكئا أو مستندا كذا في الذخيرة، و إن عجز عن القيام و الركوع و السجود وقدر على القعود يصلي قاعداً بإيماء ويجعل السجود، أخفض من الركوع كذا في فتاوىٰ قاضيخان. (عالمگیری الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض ١/١٣٦)

قال النبي صلى الله عليه و سلم راصّوا صفوفكم وقاربوا بينهما و حاذوا بالأعناق فو الذى نفس محمد بيده إنى لأرى الشياطين تدخل من خلل الصف كأنها الحذف. (سنن نسائى الإمامة، حق الإمام على رص الصفوف والمقاربة بينهما ۱/ ۹۳ رقم ۸۱۱، سنن أبى داؤد، الصلاة تفريع أبواب الصفوف رقم ۶۶۷) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ: احقر محمد سلمان منصور پوری غفرلہ ۱۴۳۳/۷/۱۲ھ
الجواب صحیح: شبیر احمد عفا اللہ عنہ

کرسی کے ڈیسک پر سجدہ کرنا؟

سوال (۱۳۳۵): - کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: کچھ مقام پر بعض مساجد میں دیکھا گیا کہ کرسی کا ایک ڈیسک ہوتا ہے، جس پر نمازی سجدہ کرتے ہیں، ایسا کرنا درست ہے؟

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وباللہ التوفیق: جو شخص کسی عذر شرعی کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھے، تو اس کے لئے رکوع اور سجدہ کا اشارہ کافی ہے، ڈیکس پر سجدہ کرنا لازم نہیں ہے، تاہم اگر ڈیکس پر سجدہ کرلے تب بھی محض جھکنے سے سجدہ ادا ہو جائے گا۔

عن ابن عمر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من استطاع منكم أن يسجد فليسجد، ومن لم يستطع فلا يرفع إلى جبهته شيئا يسجد عليه، ولكن ركوعه و سجوده يؤمي إيماءً. (طبراني في الأوسط مجمع الزوائد ۲/ ۱۰۶، إعلاء السنن ۷/ ۱۹۹ بيروت)

وإن تعذر الركوع والسجو وقدر على القعود ولو مستنداً صلى قاعداً بالإيماء للركوع والسجود برأسه. (مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى ص: ۴۳۱، شامي الصلاة، باب صلاة المريض ۲/ ۵۶۸ زكريا)

إذا تعذر على المريض كل القيام أو تعسر كل القيام أو خاف زيادة

المرض أو بطأه به صلى قاعداً بركوع وسجود. (مراقی الفلاح ۲۳٤)

وإن تعذرا لا القيام أوماً قاعداً لأن ركنية القيام للتوصل إلى السجود فلا يجب دونه، وهذا أولى من قول بعضهم: صلى قاعدا؛ إذ يفترض عليه أن يقوم للقراءة، فإذا جاء أراد الركوع والسجود أوماً قاعداً، وهو يخفض برأسه لسجوده أكثر من ركوعه صح على أنه إيماء لا سجود. (الدر المختار مع الشامي، الصلاة، باب صلاة المريض ۲/ ٥٦٨ زكريا) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: احقر محمد سلمان منصورپوری غفرلہ ۲۵/۷/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح: شبیر احمد عفا اللہ عنہ

کرسی پر نماز ادا کرنے والا کرسی کہاں رکھے؟

سوال (۱۳۳۵):- کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلۂ ذیل کے بارے میں کہ: زید کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرے تو صف کے کس جانب نماز پڑھے، درمیان میں یا کنارے؟ اور کیا اس طرح کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرنا درست ہے؟ جب کہ کرسی والوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے؟

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وبالله التوفيق: کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والا شخص صف میں مل کر نماز پڑھ سکتا ہے، صف سے ہٹ کر کونہ میں نماز پڑھنا اس کے لئے ضروری نہیں؛ البتہ اگر صف میں خالی جگہ رہنے کا خطرہ نہ ہو تو بہتر یہی کہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والا کنارہ پر کھڑا ہو، تاکہ صفوں میں ظاہری انقطاع محسوس نہ ہو۔

والأفضل أن يقف في الصف الآخر إذا خاف إيذاء أحد. (شامی ۲/ ۳۱۰ زکریا)

عن ابن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: أقيموا الصفوف وحاذوا بين المناكب، وسدوا الخلل و"فيه" ومن وصل صفا وصله الله، ومن قطع صفا قطعه الله، الحديث. (سنن أبي داود، الصلاة / تفريع أبواب

الصفوف ۱/ ۹۷ رقم: ٦٦٦ بيروت) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ: احقر محمد سلمان منصور پوری غفرلہ ۱۰/۳/ ۱۴۳۱ھ
الجواب صحیح: شبیر احمد عفا اللہ عنہ

معذور شخص کا انفرادی نماز کرسی پر پڑھنا؟

سوال (۱۳۳۶):- کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: انفرادی نماز پڑھتے وقت کرسی کا استعمال کیسے کیا جائے؟

آج کل پیروں اور گھٹنوں میں درد رہنا عام مرض ہوگیا ہے، جس کی وجہ سے اٹھنے بیٹھنے کی تکلیف ہوتی ہے، ڈاکٹر بھی کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا مشورہ دیتے ہیں، صحیح رہنمائی فرمائیں؟

ہمارے اسلاف میں یہ عمل پایا جاتا تھا، ہماری شریعت میں اس طرح کا کچھ ہے؟

باسمہٖ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وباللہ التوفیق: جو شخص واقعی معذور ہو اور وہ زمین پر بیٹھ کر نماز ادا نہ کرسکتا ہو تو اس کے لئے انفرادی نماز میں بھی زمین پر یا کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے، اور ناقابلِ تحمل تکلیف یا مشقت کی وجہ سے بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھنے کی اجازت ہے، اسلاف کا بھی یہی معمول رہا ہے۔

وإذا لم یقدر علی القعود مستویا، وقدر متکئا أو مستنداً إلی حائط، أو إنسان یجب أن یصلی متکئا أو مستندا. (الفتاوی الهندیة، الصلاة / الباب الرابع عشر صلاة المریض ۱/ ۱۳۶)

إذا تعذر علی المریض کل القیام أو تعسر بوجود ألم شدید، أو خاف بأن غلب في ظنه بتجربة سابقة، أو إخبار طبیب مسلم حاذق، أو ظهور الحال زیادة المرض، أو خاف بطؤه صلی قاعدا برکوع وسجود. (مراقي الفلاح مع حاشیة الطحطاوي ۴۳۱-۴۳۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: احقر محمد سلمان منصور پوری غفرلہ ۲۵/ ۷/ ۱۴۳۰ھ
الجواب صحیح: شبیر احمد عفا اللہ عنہ

ہوتی ہے،تو رکعت اول میں قیام ضروری ہے یا ابتداء ہی سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت ہے؟

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وبالله التوفيق: ایسے شخص کے لئے پہلی رکعت میں قیام ضروری ہے، دوسری رکعت میں اگر طاقت نہ ہوتو بیٹھ سکتا ہے۔

قال عليه السلام: لعمران بن حصين: صل قائماً فإن لم تستطع فقاعداً.

(أبو داؤد شريف ١/ ١٣٧ رقم: ٩٥٢)

وإن قدر على بعض القيام ولو متكأ على عصا أو حائط قام لزوماً بقدر ما يقدر، ولو قدر آية أو تكبيرة على المذهب؛ لأن البعض معتبر بالكل. وفي الشامية: بأن يكبر قائماً ويقرأ ما قدر عليه ثم يقعد إن عجز، وهو المذهب الصحيح لا يروى خلافه عن أصحابنا. (شامي الصلاة/ باب صلاة المريض ٢/ ٥٦٧ زكريا، ٢/ ٩٧ كراچی)

ولو قدر على بعض القيام لا كله لزمه ذلك القدر حتى لو كان إنما يقدر على قدر التحريمة لزمه أن يتحرم قائماً ثم يقعد؛ لأن الطاعة بحسب الطاقة.

(فتح القدير مع الهداية، الصلاة/ باب صلاة المريض ٢/ ٣ بيروت) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: احقر محمد سلمان منصور پوری غفرلہ ۱۵/۱۱/۱۴۲۶ھ

الجواب صحیح: شبیر احمد عفا اللہ عنہ

معذور بیٹھ کر نماز پڑھنے والا صف میں کہاں کھڑا ہو؟

سوال (۱۳۲۹):- کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: اگر جماعت میں کوئی شخص بوڑھا ہو کھڑا ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا ہو، بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے، تو بعض لوگوں کو شاید برابر میں بوڑھے آدمی کا بیٹھ کر نماز میں اپنے آپ کو تکلیف محسوس کرتے ہیں یا برا سمجھتے ہیں، تو اس بوڑھے آدمی سے کہہ دیا جاتا ہے کہ آپ صف کے بالکل کنارے بیٹھا کریں، دائیں طرف یا بائیں طرف، بعض مرتبہ ایسا بھی دیکھا گیا کہ صف میں تقریباً ۱۵/ آدمی آئے ہیں،

بوڑھے آدمی تو ایک کنارے بیٹھے ہیں، بیچ میں پانچ چھ آدمی کی جگہ خالی رہ جاتی ہے؛ کیوں کہ صف میں کل دو چار آدمی ہیں، جب کہ صف میں پندرہ آدمی آتے ہیں؟

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وباللہ التوفیق: مسئولہ صورت میں جماعت کھڑے ہونے کے وقت تک صف میں جتنے نمازی ہوں ان کے دائیں بائیں مذکورہ معذور شخص نیت باندھ لیا کرے، پھر بعد میں جو لوگ آئیں وہ اس کے ساتھ کھڑے ہوتے رہیں، اور اگر پہلے ہی سے پوری صف کے لوگ موجود ہیں، تو اس معذور کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ صف کے درمیان میں نماز نہ پڑھے؛ بلکہ کسی کنارے پر یا پچھلی صف میں نماز ادا کرے، اور چوں کہ وہ معذوری کی وجہ سے ایسا کر رہا ہے؛ اس لئے انشاء اللہ وہ صف اول کے ثواب سے محروم نہ ہوگا۔ (فتاویٰ رحیمیہ ۲۴۳/۷)

قال في المعراج الأفضل أن يقف في الصف الآخر إذا خاف إيذاء أحد، قال عليه الصلاة والسلام: "من ترك الصف الأول مخافة أن يؤذي مسلماً أضعف له أجر الصف الأول" وبه أخذ أبو حنيفة ومحمدٌ. (شامی الصلاۃ، مطلب في كراهة قيام الإمام في غير المحراب ۳۱۰/۲ زکریا)

وقد أخرج حديث الباب الإمام الطبراني في المعجم الأوسط برقم ۵۴۱ (الترغيب والترهيب مكمل ۱۱۹ رقم ۷۱۸) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: احقر محمد سلمان منصورپوری غفرلہ ۱۷/۴/۱۴۲۲ھ
الجواب صحیح: شبیر احمد عفا اللہ عنہ

بیٹھ کر نماز پڑھتے وقت رکوع کا کیا طریقہ ہے؟

سوال (۱۳۳۰): - کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: بیٹھ کر نماز پڑھتے وقت رکوع کا کیا طریقہ ہوگا؟ عام کتابوں میں لکھا ہے کہ اتنا جھکے کہ گھٹنے کے نیچے والے حصہ کے مقابلہ میں آجائے، مگر احسن الفتاویٰ ۳۱ میں ہے کہ سر اتنا جھکائے کہ سر گھٹنہ کے اوپر کے حصہ کے مقابلہ میں آجائے، ان میں صحیح کیا ہے؟

[redacted]

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وباللّٰہ التوفیق: صاحب احسن الفتاویٰ نے بیٹھنے کی حالت میں رکوع کرنے کی جو کیفیت بیان کی ہے وہی صحیح ہے، اور بظاہر شامی کی عبارت کا مطلب بھی یہی ہے کہ بس اتنا جھکے کہ سر گھٹنے کی سیدھ میں آ جائے، یہ مطلب نہیں کہ سجدہ کے قریب ہو جائے اور یہ بھی افضل صورت ہے، ورنہ نفس رکوع تو محض سر اور کمر جھکانے سے ادا ہو جاتا ہے۔

وفي حاشية الفتال عن البرجندي: ولو كان يصلي قاعداً ينبغي أن يحاذي جبهته قدام ركبتيه ليحصل الركوع قلت: ولعله محمول على تمام الركوع وإلا فقد علمت حصوله بأصل طأطأة الرأس أي مع إنحناء الظهر. (شامي الصلاة، صفة الصلاة: بحث الركوع و السجود ۲/۱۳۴ زكريا، احسن الفتاوىٰ ۳/۳۱، امداد الاحكام ۲/۳۱۵)

ولو كان يصلي قاعداً ينبغي أن يحاذي جبهته قدام ركبتيه ليحصل الركوع، قلت: ولعله محمول على تمام الركوع وإلا فقد علمت حصوله بأصل طأطأة الرأس أي مع انحناء الظهر. (شامي، الصلاة، باب صفة الصلاة: بحث الركوع و السجود ۲/۱۳۴ زكريا)

أخرج ابن أبي شيبة عن ابنة لسعد: أنها كانت تفرط في الركوع تطأطؤاً منكراً، فقال لها سعد: إنما يكفيك إذا وضعت يديك على ركبتيك. (المصنف لابن أبي شيبة، الصلاة، باب في أدنى ما يجزئ أن يكون من الركوع والسجود ۲/۴۵ رقم ۲۵۷۷) **فقط واللہ تعالیٰ اعلم**

کتبہ: احقر محمد سلمان منصورپوری غفرلہ ۱۶/۱۱/۱۴۲۳ھ

الجواب صحیح: شبیر احمد عفا اللہ عنہ

بیٹھ کر نماز پڑھنے کی حالت میں رکوع کا طریقہ

سوال (۱۳۳۱): - کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: بیٹھ کر نماز پڑھنے کی حالت میں رکوع کا مستحب ومسنون طریقہ کیا ہے، سرین اٹھائی جائے یا نہیں؟

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وباللہ التوفیق: سرین اٹھانا لازم نہیں ہے، بس پیشانی گھٹنوں کے سامنے تک جھکانے سے رکوع درست ہوجائے گا۔

ولو كان يصلي قاعداً ينبغي أن يحاذي جبهته قدام ركبتيه ليحصل الركوع، قلت: ولعله محمول على تمام الركوع وإلا فقد علمت حصوله بأصل طأطأة الرأس أي مع انحناء الظهر. (شامی، الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ: بحث الرکوع و السجود ۲/۴ ۱۳ زکریا)

أخرج ابن أبي شيبة عن ابنة لسعد: أنها كانت تفرط في الركوع تطأطؤاً منكراً، فقال لها سعد: إنما يكفيك إذا وضعت يديك على ركبتيك. (المصنف لابن أبي شيبة، الصلاة، باب في أدنى ما يجزئ أن يكون من الركوع والسجود ۲/۲ ۴۵ رقم ۲۵۷۷) **فقط واللہ تعالیٰ اعلم**

کتبہ: احقر محمد سلمان منصور پوری غفرلہ ۱/۴/۱۴۲۰ھ
الجواب صحیح: شبیر احمد قاسمی عفا اللہ عنہ

بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو پورا ثواب ملے گا یا آدھا؟

سوال (۱۳۳۲): - کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: ایک شخص جو کہ رکوع اور سجدہ کرنے پر قدرت نہیں رکھتا نہ قاعدہ میں بیٹھ سکتا ہے یا تو کھڑے ہوکر نماز پڑھتا ہے یا نماز کا کچھ حصہ کرسی پر بیٹھ کر ادا کرتا ہے بایں صورت نماز کے ثواب کے بارے میں شریعت کیا کہتی ہے؟ ثواب پورا ملے گا یا نصف یا ثواب نہ مل کر صرف فرض ادا ہوگا؟

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وباللہ التوفیق: جو شخص رکوع اور سجدہ پر کسی طرح قادر نہ ہو؛ بلکہ مجبوراً اشارہ سے نماز پڑھتا ہو، اس کو نماز کا پورا ثواب ملے گا؛ کیوں کہ وہ معذور ہے، آدھے ثواب کی بات صرف اس شخص کے لئے ہے جو بلا عذر نفل نماز بیٹھ کر پڑھے، اور غیر معذور کے لئے فرض نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں ہے؛ بلکہ قیام پر قدرت رکھنے والے کے لئے فرض نماز کھڑے ہوکر پڑھنا ہی لازم ہے۔

عن المسيب بن رافع الكاهلي قال: صلاة القاعد على النصف من صلاة القائم إلا من عذر. (المصنف ابن أبي شيبة ٤٩١/٣ رقم: ٤٦٧٢)

لو صلى الفريضة قاعدًا مع القدرة على القيام لا تجوز صلاته. (حلبي كبير ٢٦١) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: احقر محمد سلمان منصورپوری ۱۲/۶/۱۴۳۵ھ
الجواب صحیح: شبیر احمد عفا اللہ عنہ

معذور شخص کس طرح سجدہ کرے؟

سوال (۱۳۳۳): - کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: اگر زمین پر سجدہ کی قدرت نہ ہوتو تکیہ، ٹیبل وغیرہ کسی بلند چیز پر کیا سجدہ کرنا فرض ہے؟ ایک مدرسہ کے ماہنامہ گجراتی رسالہ میں شائع شدہ فتاویٰ ''جس کی عکسی تحریر بھی ساتھ ہے'' جس کے خط کشیدہ عبارت میں دوجگہ زمین پر سجدہ سے معذور کے لئے کسی بلند چیز ''جس کی بلندی ۹؍انچ سے زیادہ نہ ہو'' پر سجدہ کرنا فرض لکھا ہے۔ جس کی وجہ سے بعض جگہوں پر شدید اضطراب وہنگامہ ہے، نیز یہ اظہار بھی ضروری ہے کہ صاحب فتویٰ کی تنقیص، یا تعریض، یا تعاقب قطعاً مقصود نہیں، صرف رفع انتشار بین العلماء والعوام، اور تسہیل فی العمل کا قصد ہے۔ غالباً کسی وجہ سے مرجوح روایت نقل ہوگئی ہو؛ کیوں کہ دلائل اور راجح قول اس کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

بہشتی زیور اختری: فی صلاۃ المریض۔ مسئلہ ۳: سجدہ کرنے کے لئے تکیہ وغیرہ کوئی اونچی چیز رکھ لینا، اور اس پر سجدہ کرنا بہتر نہیں، جب سجدہ کی قدرت نہ ہوتو بس اشارہ کرلیا کرے، تکیہ کے اوپر سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

وعلى حاشيته نقلاً عن شرح البداية وعن شرح التنوير: فإن لم يستطع الركوع والسجود، أومى إيماء، واجعل سجوده أخفض من ركوعه ولا يرفع إلى وجهه شيئا يسجد عليه. (اختری ۲/ ۴۵)

عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم عاد مريضاً، فرآه يصلي على وسادة، فأخذها، فرمى بها، فأخذ عوداً ليصلي عليه، فأخذه، فرمى به، وقال: صل على الأرض إن استطعت، وإلا فأومي إيماءً، واجعل سجودك أخفض من ركوعك. (نصب الراية ٢/١٧٥ ذابهيل)

وفيه عن ابن عمر رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من استطاع منكم أن يسجد فليسجد، ومن لم يستطع، فلا يرفع إلى جبهته شيئا يسجد عليه، وليكن ركوعه وسجوده يومي برأسه. (نصب الراية ٢/١٧٦ ذابهيل)

ولا يرفع إلى وجهه شيء يسجد عليه لقوله عليه السلام: إن قدرت أن تسجد على الأرض فاسجد وإلا فأوم برأسك. (هداية / في صلاة المريض ١/١٦١)

عن علي رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: في صلاة المريض إن لم يستطع أن يسجد أومأ، وجعل سجوده أخفض من ركوعه. (بدائع الصنائع ١/٢٨٤ دار الكتاب)

وروى عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: من لم يقدر على السجود فليجعل سجوده ركوعا، وركوعه إيماء، والركوع أخفض من الإيماء. (١/ ٢٨٤)

وعلى هامشه من حديث ابن مسعودؓ موقوفاً: استطعت أن تسجد على الأرض فاسجد، وإلا فأومي إيماءً، واجعل السجود أخفض من الركوع. (١/ ٢٨٥)

وفيه: لو رفع إلى وجه المريض وسادة أو شيئا، فسجد عليه من غير أن يؤمي لم يجز؛ لأن الفرض في حقه الإيماء، ولم يوجد، ويكره أن يفعل هذا، لما روى عن النبي صلى الله عليه وسلم دخل على مريض يعوده، فوجده يصلي كذلك، فقال: إن قدرت أن تسجد على الأرض فاسجد، وإلا فأوم برأسك. (١/ ٢٨٩)

وفيه: روى عن عبدالله ابن مسعودؓ دخل على أخيه، يعوده، فوجده يصلي ويرفع

إليه عود فيسجد عليه، فنزع ذلک من يد من كان في يده، وقال: هذا شيء عرض لكم الشيطان، أوم لسجودک. (۱/ ۲۸۹) العود (لکڑی، کی ہوئی ٹہنی، مصباح اللغات ۵۸۳)

وفيه: روى ان ابن عمرؓ رأى ذلک من مريض فقال: أتتخذون مع الله آلهة أخرى، فإن فعل ذلک "ينظر" إن كان يخفض رأسه للركوع شيئا ثم للسجود، ثم يلزق بجبينه يجوز (أى الصلاة) لوجود الإيماء، لا للسجود على ذلک الشيء، فإن كانت الوسادة موضوعة على الأرض، وكان يسجد عليها جازت صلاته، لما روى أن أم سلمةؓ كانت تسجد على مرفقة موضوعة بين يديها لرمدبها، ولم يمنعها رسول الله صلى الله عليه وسلم. (۱/ ۲۸۹) (المرفقۃ: چھوٹا تکیہ جس پر سوتے ہوئے رخسار رکھتے ہیں۔ مصباح اللغات:۳۰۶)

ان اقوال واحادیث سے یہ امور ظاہر ہوتے ہیں:۔

(۱) بوقت قدرت زمین پر سجدہ۔ کما فی البدائع (۱/ ۲۸۴) مکن جبهتک وأنفک من الأرض.

(۲) بوقت عدم قدرت فقط اشارہ۔ (إيماء لا على شيء) كما ورد عليه عامة النصوص، وعليه أصحاب المتون.

(۳) زمین پر تکیہ وغیرہ رکھ کر سجدہ کرنا۔ إباحت مرجوحه كما اختاره بهشتی زیور، ولأن حديث أم سلمة فعلي وما سواه قولي، وفيهم صيغ الأمر. وحديث أم سلمة ليس كذلک.

(۴) کوئی چیز اونچی اٹھا کر سجدہ کرنا، یہ منع ہے، كما منع ابن مسعود و ابن عمر واختاره الهداية كما مر. اب سوال یہ ہے:

(۱) کہ تجلل وغیرہ پر سجدہ کی فرضیت کی ترجیح کس دلیل سے ؟

(۲) یہ کہ ۹/ انچ یا اس سے کم بلندی پر سجدہ کی فرضیت کس وجہ سے؟

(۳) نیز یہ ۹ر انچ (نصف ذراع) سجدہ میں کہاں سے اخذ کیا ہے؟

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وباللہ التوفیق: اصل مسئلہ یہ ہے کہ فقہاء نے لکھا ہے کہ اصل زمین سے دوا ینٹ ۹ر انچ اونچی ٹھوس جگہ پر سجدہ کرنا بھی حقیقی سجدہ کہلاتا ہے۔ حلبی کبیر میں عبارت ہے:

ولو کان موضع السجود أرفع أي أعلى عن موضع القدمين إن كان ارتفاعه مقدار ارتفاع لبنتين منصوبتين جاز السجود عليه، فمقدار ارتفاع اللبنتين المنضوبتين نصف ذراع طول اثنتي عشر إصبعا. (حلبي كبير ۲۸٦ لاهور)

(واضح ہو کہ ۱۲ر انگلی کی مقدار بھی ۹ر انچ ہوتی ہے) اسی طرح کی جزئیات پر تفریع کرتے ہوئے علامہ شامیؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر مریض اتنا سر جھکانے پر قادر ہو جو زمین سے دوا ینٹ (۹ر انچ) کے اندر اندر ہو تو اسے قدرت کے وقت کوئی ٹھوس چیز زمین پر رکھ کر سجدہ کرنا لازم ہے، تا کہ اس کا سجدہ حقیقی طور پر ادا ہو جائے۔ شامی کی عبارت ملاحظہ کریں:

بل يظهر لي أنه لو كان قادرا على وضع شيء على الأرض مما يصح السجود عليه أنه يلزمه ذلك؛ لأنه قادر على الركوع والسجود حقيقة ولا يصح الإيماء بهما مع القدرة عليهما. (شامي الصلاة باب صلاة المريض ۲/ ٥٦٩ زكريا)

علامہ شامیؒ کی اس تفریع کے اعتبار سے سوال میں محولہ بالا گجراتی رسالہ میں شائع شدہ مسئلہ درست ہے، اور آپ نے اس کے مقابل جو عبارت نقل فرمائی ہیں وہ اس کے معارض نہیں ہیں، کیونکہ ان کا تعلق یا تو دوا ینٹ (۹ر انچ) سے زیادہ اونچی جگہ پر سجدہ کرنے سے ہے، یا اس صورت سے ہے جب کہ سر جھکائے بغیر کوئی چیز پیشانی پر اٹھا کر لگائی جائے تو اس طرح سجدہ درست نہیں ہوتا۔

فإن فعل وهو يخفض برأسه لسجوده أكثر من ركوعه صح على أنه إيماء لا سجود إلا أن يجد قوة الأرض (درمختار) وفي الشامي: فحينئذ ينظر إن كان الموضوع مما يصح السجود عليه كحجر مثلاً ولم يزد ارتفاعه علىٰ قدر لبنة أو

[redacted]

لبنتين فهو سجود حقيقي فيكون راكعاً ساجداً لا مؤمياً – إلى قوله – وإن لم يكن الموضوع كذلك يكون مؤمياً – إلى قوله – بل يظهر لي أنه لو كان قادراً علىٰ وضع شيء على الأرض مما يصح السجود عليه أنه يلزمه ذلك، لأنه قادر على الركوع والسجود حقيقة ولا يصح الإيماء بهما مع القدرة عليهما. (شامي زكريا ۲/ ۵٦۹، بيروت ۲/ ۹۷، عالمگيری ۱/ ۱۳٦، البحر الرائق زكريا ۲/ ۲۰۱)

عن جابر بن عبد اللّٰه رضي اللّٰه عنه أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم عاد مريضا، فرآه يصلى على وسادة فأخذها فرمي بها فأخذ عودا ليصلي عليه فأخذه فرمي به وقال: صل على الأرض إن استطعت و إلا فأوم إيماء و اجعل سجودک اخفض من رکوعک. (معرفة السنن والآثار للبيهقي، الصلاة، باب صلاة المريض ۲/ ۱٤۰ رقم ۱۰۷۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ: احقر محمد سلمان منصورپوری غفرلہ ۱۴۳۱/۸/۹ھ
الجواب صحیح: شبیر احمد عفا اللہ عنہ

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا؟

سوال (۱۳۴۳):- کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: ایک شخص قاضی عبد الماجد نامی محلہ شوکت باغ کی مسجد میں نماز پنج گانہ ادا کرتے ہیں، کچھ عرصہ سے پیروں اور گھٹنوں میں تکلیف وضعف کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں، کچھ لوگوں کو شدید اعتراض ہوتا ہے کہ ایک طرف کو کرسی ڈال کر نماز پڑھیں، اور اس کے لیے کبھی امام پر دباؤ ڈالا جاتا ہے اور کبھی ایک دو لوگ آپس میں کچھ کا کچھ مشورہ کرتے ہیں، کبھی سارے نمازیوں کے سامنے ٹوک دیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے ذلت محسوس ہوتی ہے، جب کہ تمام معترض قصداً بالخصوص فجر اور عشاء میں غائب ہوتے، ہیں یہی نہیں بلکہ مؤذن وامام یا معلم سے کبھی تمیز سے بات چیت نہیں کرتے، وغیرہ مؤدبانہ درخواست ہے کہ اس کا جو ٹھیک حل شرعاً ہوسکتا ہے وہ تحریر فرمادیں؟